Biannual Research Journal
AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
الإيضاح
شیخ زاید مرکز اسلامی جامعہ پشاور
www.al-idah.szic.pk
JUL- DEC 2020
VOL:38 ISSUE:2

اخذ و قبولِ حدیث میں امام ابو حنیفہؒ اور امام البخاریؒ کے اُصولوں کا علمی و تحقیقی جائزہ

A Scientific and Research Review of the Principles of Imām Abu Hanifa and Imām Al-Bukhārī in Receiving and Accepting Hadith

Author(s): 1. **Zafar Hussain** 2. **Haris Ullah**

Assistant Professor, Dept: of Islamic Theology, IC,Peshawar, Email: zafarhussainicp@yahoo.co

PhD Scholar Dept: of Islamic Theology, IC,Peshawar, Email: Lohokalam@gmail.com

Issue: *http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/index*
URL: *http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/article/view/642*
Citation: *Hussain, Z. and Haris ullah 2020. A Scientific and Research Review of the Principles of Imām Abu Hanifa and Imām Al-Bukhārī Accepting Hadith. Al-Idah . 38, - 2 (Dec. 2020), 125 - 132.*
Publisher: *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 38 Issue: 2 / Jul – Dec 2020/ P.125-132*

Article DOI:
https://doi.org/10.37556/al-idah.038.02.642
Received on: 13-09-2020
Accepted on: 10-11-2020
Published on: 25 Dec 2020

Abstract

Beside the four famous Aima there were other scholars with worthwhile contribution and influence in their contemporary periods but their works seem to have sidelined in the brilliance of the four prominent Aima e Kiram. Some of them have been great mujtahideens of their times with sizable number of followers. However, despite this, they have lost eminence today. Imam Abu Hanifa is regarded as the authority on matters of Hadith. This article aims to review the reception of Hadith by Imam Abu Hanifa(r.a) and Imam al-Bukhari(r.a) to dispel many misconceptions regarding these two great imams and their scrutiny of Hadith.

Keywords:
Hadith, AbūHanifa, al-Bukhārī, Sunnah, Mujtahid etc.

Islamic Research Index
Crossref
DOAJ DIRECTORY OF OPEN ACCESS JOURNALS
INTERNATIONAL Scientific Indexing
INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL

امام ابو حنیفہؒ کا مختصر تعارف:

آپؒ کا پورا نام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ہے، آپؒ کی تاریخ پیدائش ۸۰ھ اور تاریخ وفات ۱۵۰ھ ہے، اور ائمہ اربعہ میں سے آپؒ سب سے بڑے امام ہیں، امام جرح وتعدیل یحی بن معینؒ (۲۳۳ھ) آپؒ کی تعدیل کے بارے میں "ثقة ثقة" کے الفاظ فرماتے تھے[۱]۔ آپؒ کو شرفِ تابعیت بھی حاصل ہے، لہذا کئی صحابہ سے آپؒ کو شرفِ لقاء حاصل ہوا[۲]۔ واضح رہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے امام صاحبؒ کو جہاں علمِ فقہ میں مہارت عطاء فرمائی، تو اسی کے ساتھ ساتھ علمِ حدیث میں بھی بہت بلند مقام سے نوازا۔ محنت و جانفشانی کا یہ عالم تھا کہ بہت جلد اپنے ہم درس ساتھیوں سے بہت آگے نکل گئے[۳]،

خطیبِ بغدادیؒ (۴۶۳ھ) نے روایت نقل کی ہے:

"ابو عبدالرحمن المقریؒ (۲۱۲ھ) جب ابو حنیفہؒ سے حدیث روایت کرتے تو کہتے: حدثنا شاهنشاه[۴]۔ یعنی ہم سے شاہنشاہ (بہت ماہر و معتبر) نے حدیث بیان کی۔

اس طرح کے کئی اقوال علماء سے منقول ہیں[۵]۔

امام ابو حنیفہؒ کے اصولِ اخذ و قبولِ حدیث:

واضح رہے کہ کسی روایت سے مسائل کے استنباط اور استخراج سے پہلے اس کے اخذ و قبول کا مرحلہ آتا ہے ، چنانچہ امام صاحبؒ نے بھی روایت کے اخذ و قبول کے لیے چند بنیادی اُصول وضع کیے تھے جو درج ذیل ہیں۔

ا۔ راوی کا ضبط:

امام ابو جعفر طحاویؒ (۳۲۱ھ) فرماتے ہیں:

قال أبوحنيفة لا ينبغي للرجل أن يحدّث من الحديث إلا ما حفظه يوم سمعه إلى يوم يحدث به.[۶]

امام صاحبؒ کہتے ہیں کہ عام راوی کے لئے روایت مناسب نہیں، ہاں وہ راوی تحدیث کرے جو سماع کے دن سے روایت کے دن تک حدیث کا حافظ ہو۔

چنانچہ آپؒ کے اسی اصل کے بارے میں امام جرح وتعدیل یحیی بن معینؒ[۷] (۲۳۳ھ) اور امام یحیی بن شرف الدین نوویؒ (۶۷۱ھ) نے بھی اقرار فرمایا ہے[۸]۔

واضح رہے کہ روایتِ حدیث کے سلسلے میں امام صاحبؒ کی اس احتیاط کو محدثین حضرات نے تشدد فی الروایۃ سے تعبیر کیا ہے، حالانکہ قبولیتِ حدیث کے لیے حفظ وضبط راوی کی شرط ہے، اور اسی بنا پر امام ابو حنیفہؒ دیگر محدّثین اور علمائے اصول سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

۲. راوی کا تقویٰ:

علمائے حدیث کے نزدیک جب کوئی راوی اسلام، عدالت، ضبط، عقل اور اتصال سند کی صفات کا متحمل ہو، تب اس کی روایت قابلِ احتجاج ہو گی[۹]۔ مگر امام صاحبؒ نے ان اوصاف کے علاوہ راوی کا متقی ہونا بھی قبولیتِ روایت کے لیے بطورِ شرط کے ذکر فرمایا ہے، چنانچہ امام شعرانیؒ (۹۷۳ھ) اسی سلسلے میں لکھتے ہیں:

"قد كان الإمام أبوحنيفة يشترط في الحديث المنقول عن رسول الله ﷺ قبل العمل به أن يرويه عن ذلك الصحابي جمع أتقياء عن مثلهم وهكذا"۔[۱۰]

یعنی جو حدیث آں حضرت ﷺ سے منقول ہو، اس پر عمل کرنے سے پہلے امام ابو حنیفہؒ یہ شرط لگاتے ہیں کہ اس روایت کو کسی صحابی سے متقی لوگوں کی ایک جماعت نقل کرتی چلی آئی ہو۔

۳. روایت باللفظ:

روایت باللفظ اور روایت بالمعنی کے سلسلے میں علماءِ حدیث کے مختلف اقوال ہیں، علماء کے ایک طبقے کے نزدیک راوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ روایت باللفظ کرے جب کہ دوسرے طبقے کا یہ نظریہ ہے کہ راوی اگر الفاظ و معانی دونوں کا فہم رکھتا ہو تو روایت بالمعنی کر سکتا ہے[۱۱]۔

مشہور محدّث ملّا علی قاریؒ (۱۰۱۴ھ) نے امامِ اعظمؒ کے بارے میں امام ابو جعفر الطحاویؒ کی ایک روایت نقل کرنے کے بعد یہ ثابت کرتے ہیں[۱۲] کہ امام صاحبؒ روایت بالمعنی کے جواز کے قائل نہ تھے۔ فرماتے ہیں کہ:

"حاصله أنه لم يجوز الرواية بالمعنى ولو كان مرادفا للمعنى خلافا للجمهور من المحدثين"۔[۱۳]

یعنی امام صاحب روایت بالمعنی کو جائز نہیں کہتے اگرچہ وہ مرادف الفاظ ہی میں کیوں نہ ہو جب کہ جمہور محدثین اسکے خلاف ہیں۔

۴. حدیث مسند اور مرسل:

حضرت امام صاحبؒ سمیت تمام محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیح حدیث وہ ہے کہ جس کی سند متصل ہو[۱۴]۔

۵.قرأة الشيخ اورقرأة على الشيخ

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قراۃ کی صورت سماع کے مقابلے میں قابلِ ترجیح ہے[۱۵]۔ حسن بن زیاد لؤلؤیؒ (۲۰۴ھ) بھی اسی سلسلے میں وضاحت کرتے ہیں[۱۶]۔

خبر واحد اور امام صاحبؒ

مصطفیٰ سباعیؒ (۱۳۸۴ھ) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خبرِ واحد کی قبولیت کی شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱. حدیث ان اصول وضوابط کے خلاف نہ ہو جو شرعی ماخذ کی چھان بین کے بعد آپ نے مقرر کئے تھے، جب خبرِ واحد ان سے معارض ہو گی تو اسے چھوڑ کر دونوں دلیلوں میں سے اقویٰ پر عمل کیا جائے گا۔

۲. حدیث ظواہرِ کتاب اور اس کے عمومات سے متصادم نہ ہو، جب حدیث ان کے متعارض یا خلاف ہو گی تو ظاہر کتاب پر عمل کیا جائے گا اور حدیث متروک العمل ٹھہرے گی۔ البتہ جب حدیث کسی مجمل قرآنی حکم کی وضاحت کرے یا جدید حکم کی تصریح کرے تو اس پر عمل کیا جائے گا۔

۳. حدیث کسی قولی یا فعلی حدیثِ مشہور کے مخالف نہ ہو۔

۴. کسی ہم مرتبہ حدیث کے خلاف نہ ہو۔ اگر دونوں باہم متعارض ہوں گی تو ان میں سے ایک کو ترجیح دی جائے گی۔ مثلاً دونوں راوی صحابی ہوں مگر ایک فقیہ تر ہو اور دوسرا غیر فقیہ ہو، یا ایک نوجوان اور دوسرا بوڑھا ہو، کیونکہ اس میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے اس لئے حدیثِ مرجوح کے مقابلہ میں راجح پر عمل کیا جائے گا۔

۵. راوی کا عمل اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف نہ ہو، مثلاً ابو ہریرۃ کی یہ روایت کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات /۷ مرتبہ دھویا جائے، یہ ان کے اپنے فتوے کے خلاف ہے۔

۶. حدیث کا تعلق کسی ایسے معاملہ سے نہ ہو جو لوگوں میں کثیر الوقوع ہو، اس لیے اس صورت میں حدیث کا مشہور یا متواتر ہونا ضروری ہے۔

۷. جب کسی مسئلہ میں دو صحابہ کرام میں اختلاف ہو تو دونوں میں سے ایک نے اس حدیث سے احتجاج ترک نہ کر دیا ہو، جسے ان میں سے ایک نے روایت کیا ہو۔ اس لیے کہ اگر وہ حدیث ثابت ہوتی تو ان میں سے ایک اس سے ضرور احتجاج کرتا۔

۸. علمائے سلف میں سے کسی نے اس حدیث پر تنقید نہ کی ہو۔

۹. جب حدود و عقوبات کے بارے میں روایات مختلف ہوں، تو اس روایت پر عمل کیا جائے، جس میں خفیف سزا کا حکم دیا گیا ہو۔

۱۰. صحابہ و تابعینؒ بِلا تخصیصِ دیار و بِلاد اس حدیث پر عامل رہے ہوں۔

۱۱. راوی اپنی تحریر کی بجائے اپنے حافظہ پر اعتماد کرتا ہو۔[۱۷]

جائزہ دراصول امام ابو حنیفہؒ:

مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں امام ابو حنیفہؒ کے اخذ و قبولِ حدیث کا جائزہ یوں پیش کیا جاسکتا ہے:

۱. راوی کا ضابط اور متقی ہونا۔

۲. روایت باللفظ اولی ہے روایت بالمعنی سے۔

۳. روایت کے صحیح ہونے کے لیے اس کا متصل ہونا شرط ہے۔

۴. قرأة علی الشیخ اولی ہے قرأة الشیخ سے۔

۵. خبرِ واحد اسی حالت میں قابل عمل واحتجاج ہے جب کہ دوسرے مسلّمہ ومتفقہ اصولوں سے معارض نہ ہو۔

امام البخاریؒ کا مختصر تعارف

آپؒ کا اسمِ گرامی محمد بن اسماعیل، کنیت ابو عبد اللہ اور بخاری آپؒ کی کنیت ہے[۱۸]۔ آپؒ کے والد اسماعیل بن ابراہیمؒ اپنے زمانہ میں طبقۂ رابعہ کے مشہور محدّث شمار کیے گئے ہیں، ان کے شیوخ میں امام مالکؒ، حماد بن زیدؒ (۱۷۹ھ) وغیرہ ہیں، لیکن عبد اللہ بن مبارکؒ (۱۸۱ھ) کی خدمت میں رہنے کا زیادہ موقع ملا تھا۔ امام موصوفؒ کی پیدائش ۱۳ شوال ۱۹۴ھ، بعد از نمازِ جمعہ ہوئی[۱۹]، جب کہ یکم شوال ۲۵۶ھ تریسٹھ / ۶۳ سال کی عمر میں دنیائے فانی سے انتقال فرماگئے[۲۰]۔

آپؒ کی مجتہدانہ صلاحیت کے بارے میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ (۱۳۵۲ھ) لکھتے ہیں:

> آپؒ بلا شک وشبہ مجتہدِ مطلق تھے اور یہ شہرت کہ آپؒ شافعی تھے، اور آپؒ نے مسائلِ مشہورہ میں امام شافعیؒ کے مسلک کی پیروی کی ہے صحیح نہیں ہے، امام ابو حنیفہؒ کی موافقت بھی امام شافعیؒ سے کم نہیں ہے۔[۲۱]

امام البخاریؒ کے اصولِ اخذ و قبولِ حدیث:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) کی کتاب "تدریب الراوی" میں امام بخاریؒ کے اصولِ اخذ و قبولِ حدیث کو یوں بیان کیا گیا ہے:

۱. امام بخاریؒ کی شرط یہ ہے کہ وہ ایسی روایت کی تخریج کرتے ہیں جس کے سارے رواۃ صحابی تک مشہور ثقہ ہوں، اور ان کی ثقاہت پر کبار محدثین کا اتفاق ہو۔

۲. اس کی سند متصل ہو منقطع نہ ہو۔

۳. جس روایت میں صحابی سے دو یا اس سے زیادہ راوی ہوں، وہ نہایت ہی اعلیٰ و ارفع ہو گی، اور اگر ایک ہی راوی ہو اور اس کی سند صحیح ہو تب بھی مضائقہ نہیں، جبکہ امام مسلمؒ نے ایسے لوگوں سے حدیث کی تخریج کی ہے جن کی حدیث کو کسی شبہ کی بناء پر امام بخاریؒ نے ترک کر دیا تھا، جس کی مثال امام زہریؒ (۱۲۳ھ) کے تلامذہ ہیں جو اوصاف کی کمی اور زیادتی کے لحاظ سے پانچ / ۵ طبقوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

۴. امام بخاریؒ نے ان میں سے طبقۂ اولیٰ سے اصالۃ اور طبقۂ ثانیہ سے جن کی احادیث پر ان کو اعتماد ہے، ان کو بخاری میں روایت کیا ہے، لیکن بالاستعاب ایسا نہیں کیا ہے اور امام مسلمؒ نے دونوں طبقوں کی حدیث کو بالاستعاب لیا ہے، اسی طرح طبقۂ ثالثہ کی روایات کو امام بخاریؒ نے بالکل قبول نہیں کیا ہے، لیکن امام مسلمؒ ان سے بھی کبھی کبھی روایت کرتے ہیں۔ [۲۲]

۵. اگر روایت معنعن ہو تو راوی کی اپنے شیخ سے لقاء (ملاقات) ضرور ثابت ہونا چاہیے۔

۶. نیز اس حدیث کی صحت اور قبولیت پر امام بخاریؒ سے پہلے کے محدثین کا اتفاق ہو، یا امام بخاریؒ کے معاصرین کا اتفاق ہو۔

۷. علت اور شذوذ سے پاک ہو۔ [۲۳]

جائزہ دراصول امام البخاریؒ:

۱. صحتِ حدیث کے لیے اس کا متصل یعنی غیر منقطع ہونا شرط ہے۔

۲. سند میں موجود تمام رواۃ کا ثقہ ہونا ضروری ہے۔

۳. جس روایت کے رواۃ میں اکثر صحابہؓ ہوں وہ روایت بقیہ کے مقابلہ میں ارفع ہو گی۔

۴. معنعن روایت کی قبولیت کے لیے راوی کا مروی عنہ سے ثبوتِ لقاء اور معاصرت شرط ہے۔

۵. نیز روایتِ معنعن کی قبولیت کے لیے اس کا غیر معلل اور غیر شاذ ہونا بھی شرط ہے۔

جائزہ و نتائج:

اِن دونوں امامین جلیلینؒ کے اصولوں کا اگر بغور تحقیقی جائزہ لیا جائے تو کہا جا سکتا ہے:

۱. دونوں ائمہ کے اُصولوں کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ تو بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ دونوں نے اخذ و قبولِ حدیث کے اصولوں کے تحت کافی سخت اور عمدہ شرائط لگا کر رسول اللہ ﷺ کے ذخیرۂ احادیث کی صیانت و حفاظت کی خاطر خواہ کوشش کی ہے، جو کہ ایک محتاط محدث و مجتہد کی بڑی خوبی جانی جاتی ہے۔

۲. اُصولِ اخذ و قبول حدیث کے تحت امام ابو حنیفہؒ کے اصول انتہائی سخت اور احتیاط کے بہت قریب ہیں، تا کہ کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرتے ہوئے نہایت احتیاط برتے، اور شاید انہی سخت اور محتاط شرائط کی بناء پر امام ابو حنیفہؒ نے بہت کثرت سے احادیث کو روایت نہیں کیا کیوں کہ آپؒ کے نزدیک معیارِ روایت مقدارِ روایت سے اولیٰ ہے۔

۳. دوسری طرف امام بخاریؒ کی شرائطِ اخذ و قبولِ حدیث اگرچہ ائمۂ کتبِ ستہ کے مقابلہ میں کافی عمدہ اور سخت ہیں، لیکن پھر بھی آپؒ نے اپنی کتاب "جامع صحیح" میں کئی ہزار احادیث کو جمع فرمایا، تا کہ اُمت رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ صحیحہ سے کسی بھی طور پر محروم نہ رہ جائے، لہذا آپؒ نے اخذ و قبولِ حدیث کے باب میں امام ابو حنیفہؒ کے مقابلہ میں ذرا توسع سے کام لیا ہے۔

۴. امام ابو حنیفہؒ کی شرائط کمالِ تفقہ کی طرف مشیر ہیں، جب کہ امام بخاری کی شرائط کمال تحدیث کی طرف مشیر ہیں۔

۵. امام ابو حنیفہؒ کے اصول فقہاء و مجتہدین کے لیے راہ نما اصول ہیں تا کہ مسئلہ دینیہ کی تحقیق میں محتاط انداز اپنایا جائے اور تساہل سے بچا جا سکے، جب کہ امام بخاریؒ کے اصول محدثینِ کرام کے لیے راہ نما اصول ہیں تا کہ اخذ و قبولِ حدیث میں حدِ اعتدال کو اپنایا جائے جو کہ امورِ دینیہ میں بناء بر شفقت توسع کا متقاضی ہے۔ واللہ اعلم

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی و حوالہ جات:

(1) Abubakar, Al Khateeb Ahmad ibn e Ali, Al Baghdadi(463AH), Tarikh e Baghdad, v 15, p. 571, Darul Gharb Al Islami, Beirut, 2002

(2) Abul Faraj,Muhammad Ibn Ishaaq, Al Baghdadi(438AH), Al Fehrist, p.251, Darul Marifat, Beirut, 1997

(3) Abu AbdUllah, Shams Ud din, Muhammad Ibn e Ahmad, Alz Zahabi(748AH), Manaqib ul Imam Abu Hanifta wa Swahebaihe, p. 43, Lajnatu Ihya elmarif alnomaniya, Hyderabad, India,1408AH

(4) Al Khateeb, Al Baghdadi, Tarikh e Baghdad, v 15, p. 473

(5) Ibnul Hajar, Shahabud Din, Ahmad Ibn e Hajar, Al Makki (972AH), Al Khairat ul Hassan, p. 26, Matabat usa Adate, Misar

(6) Al Mulla, Ali Ibn e Sultan, Al Qari (1014AH), Sharh u Musnadil Imamil Aazame, p. 7, Darul kutubil Ilmiyyate, Beirut, 1405AH

(7) Al Khateeb, Al Baghdadi, Tarikh e Baghdad, v 15, p. 473

(8) Jalalud Din, Abdu Rahman Ibn e Abubar, Als Suyyuti(911AH), Tadribr Rawai, v 1, p.527, Darut Tayyibate

(9) Abu Ali, Nizamud Din, Ahmad Ibn e Muhammad, Al Shashi, UsooluSha Shi,p. 74, Maktabtul Misbah, Urdu Bazar, Lahore

(10) Abul Muwahib, Abul Wahab Ibn e Alsharani(973AH), Almizanu AlShariatil Kubra, p. 26, Maktabtu Alnahdatil Islamiyyate,1328AH

(11) Ibn e Salah, Usman Ibn e Abdul Rahman, Al Shaharzori (643AH),Marifto Anwaye Uloom ul Hadees, p. 105, Al Maktabtul Farooqiyya, Multam, Pakistan

(12) Al Mulla, Ali Alqari, Sharh u Musnadil Imamil Aazame, p. 7

(13) Ibid

(14) Ibn e Salah, Marifto Anwaye Uloom ul Hadees, p. 7,8

(15) Ibid, p.137

(16) Ibn e Kaseer, Ismail Ibn e Umar(774AH), Ikhtesar e Uloom ul Hadees, p. (11) Darul Turasul Arabiyya, Cairo, 1399AH

(17) Doctor, Mustafa, Alsibaei (1384AH), Al Sunnah wa Makanatuha fi Altashriel Islami, p. 429, Alkutub ul Islami, Beirut, 1405AH

(18) Abul Fazal, Shahabud Din, Ahmad Ibn e Ali, Alasqalani (852AH),Tahzeebul Tahzeeb, v 9, p. 41, Dairatul Maarif Alnizamiyya, India, 1326AH

(19) Abul Fazal, Shahabud Din, Ahmad Ibn e Ali, Alasqalani (852AH), Hadus Sari Muqadimatu Fatha ul Bari, p. 71, Dar ul Marifat, Beirut, 1379AH

(20) Abul Hussain, Muhammad Ibn e Abi Yala, Alhanbali(526AH), Tabqatul Hanabila, v 1,p. 278, Darul Marifat, Beirut

(21) Al Sayyed, Muhammad Anwar Shah Ibn e Muazzam Shah, Al Kashmiri(1352AH), Faiz ul Bari Ala Sahih ul Bukhari, v 1, p. 58, Darul Kutubil Ilmiyya, Beirut

(22)- Jalalud Din, Als Suyyuti, Tadribr Rawai, v 1, p.97

(23) Ahmad Ameen, Al Misri(1373AH), Duhal Islam, v 2, p. 113, Al Haiatul Misriyya Alamma, Misr, 1997AD